سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۔ مابعد للعہ

آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ ۔ اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

۳۰۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی ۔ ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ بروز جمعرات ۔ چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

جلد (۶) ۔ نمبر (۷)

قیمت فی پرچہ ۲ ۔ قیمت از معاونین ۔ از کل خریداروں سے ۔ گورنمنٹ عنہ ۲۰ ۔ قیمت برکس ۔ افریقہ للعہ ۔ قیمت ۔ و طلباء دیگر مذاہب

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت اور بلاء میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلے درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفی ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن بعد و لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز

نمازوں کے اوقات مختلف شہروں میں مختلف ہو جاتے ہیں۔ اسواسطے ان کا اخبار میں درج کرنا مفید ثابت نہیں ہوا ان نمازوں کے اوقات نکالنے کے واسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے۔ ہر جگہ کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کر کے اس کے مطابق دریافت کرلیں اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہیں۔ کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر میں دھوپ گھڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہو سکتا ہے۔

نماز ظہر اول وقت۔ ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے

نماز عصر۔ دھوپ گھڑی میں ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑھ جائے تو وقت ابتدائے عصر ہے۔ دھوپ کے بالکل زرد ہونے تک۔ یہ بھی یاد رہے کہ گھڑیاں ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہیں اور وہ وقت مقامی نہیں ہوتا۔ نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد۔ نماز عشا ایک گھنٹہ بیس منٹ بعد نماز فجر ایک گھنٹہ ۲۲ منٹ قبل طلوع آفتاب سے لیکر طلوع آفتاب سے پہلے تک۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ پڑھاتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنیوالا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کرکتبہ محمد حسین احمدی

نمبر (۷) ۳۰ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء جلد (۶)

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ مین ایک نومسلم اس ہفتہ کی ڈاک ولایت مین ہمارے دوست ڈاکٹر بیکر صاحب کی چٹھی آئی ہے جن کے نام نامی سے اس اخبار کے ناظرین آگاہ ہین صاحب موصوف اس خط مین ریویوآف ریلیجنز کے متعلق تحریر فرماتے ہین کہ یہ رسالہ مجھے بہت ہی پسند ہے اور پورے طور پر میری پسندیدگی کے مطابق ہے - اس رسالہ مین بخوبی ظاہر کیا جاتا ہے کہ مذہب عیسویت کے بداثرون اور مذہب اسلام کے نیک اثرون مین کیا فرق ہے -
مین اپنا سالانہ چندہ اس چٹھی کے ساتھ ارسال کرتا ہون اور منی آرڈر آپکے نام پر کرتا ہون -

چٹھی کے اخیر مین صاحب موصوف لکھتے ہین کہ مین دعا کرتا ہون کہ اسلام کے سچے خیالات جیسا کہ ریویو مین ظاہر کئے جاتے ہین وہ تمام دنیا پر پھیل جاوین اور مین دعا کرتا ہون کہ ریویوآف ریلیجنز کو کامیابی حاصل ہو اور آپ کی صحت کے واسطے دعا کرتا ہون - اور میری دلی تمنّا یہی ہے کہ مذہب اسلام تمام دنیا مین پھیل جاوے

ایران ایک دوست شہر اہواز واقعہ ملک ایران سے تحریر فرماتے ہین - زمانہ قدیم مین آہواز بڑی جگہ تھی - مین نے ایک دفعہ یہ لکھا دیکھا تھا - کہ حضرت ابراہیم اہنوالی بابل مین پیدا ہوئے تھے - اب چونکہ یہ مقام برباد ہو چکا ہے اور لوگ یہان کے جاہل ہین - کوئی تاریخ نہین - جس سے معلوم ہو - ان قدیم زمانہ کے نشان اور دریا قارون پر بند کا نشان اور پتھر کاٹ کاٹ کر کے پانی کا نکاس یہہ سب نشان اب تک ہین یہان ایک نہر بھی تھی - جس سے ملک سرسبز شاداب تھا - یہ نہر بھر گئی ہے مگر پل کا نشان ..... جس پر لوگ اس طرف سے اس طرف آتے جاتے ہین - اب بھی ہے - اس جگہ کے لوگ سب مسلمان شیعہ مذہب ہین - نصرانی بغداد اور بصرہ کے سوداگر ہین یہان دریا پار ایک گاؤن ہے وہان کہتے ہین کہ صابی قوم رہتی ہے - یہود یہان کوئی نہین - مجھے پتہ ملا ہے کہ سنی مسلمان بھی یہان ہین - مگر پوشیدہ طور سے ہین - صابی قوم کے چند آدمی میرے پاس علاج کیواسطے بھی آتے تھے - عربی بولتے تھے - مجھے اس قدر عربی نہین آتی ہے جو ان سے پوری بات چیت کر سکون یہان کے شیعہ مذہب کے لوگ بڑے جاہل ہین - بڑی بڑی لمبی اور چھوٹی روائتین حضرت علی حسن اور حسین کی بیان کرتے ہین - اور ہزارہا مخلوق کربلا نجف وغیرہ مین زیارت کو جاتے ہین اور حاجی کہلاتے ہین - اصلی حج کو بہت کم جانتے ہین - ان کا حج نجف ہے یا کربلا ہے - خدا ان پر رحم کرے - حضرت اقدس کے صحیح حالات کوئی نہین جانتا - بعض لوگ کہتے ہین - مرزا قادیانی نے بڑے بڑے دعوے کئے ہین مگر تحقیق کا ان لوگون مین مادہ نہین ہے سو اگر لوگ اکثر جاہل ہین محض لکھے پڑھے جاہلون سے بھی بدتر عقیدہ رکھتے ہین - ایک دو کتابین حضرت اقدس کی جو ہمراہ لایا ہون - ایک دو آدمیون نے دیکھی ہین - مگر بے پرواہی سے پھر کتابین گم کر دی ہین - واپس نہین دیتے ہین غرض مادہ پرستی اس قدر ہے کہ دین کا خیال بھی ندارد - اگر اعتقاد ہے تو وہ چھوٹی لمبی روایتون پر - سیّد کو یہان بڑا فخر ہے - ہفتہ مین ایک دو بار مرثیہ خوانی ہر ایک گھر مین ہوتی ہے - جس کو بڑا ذریعہ نجات سمجھتے ہین - آپ میرے لئے دُعا کرین کہ اللہ تعالیٰ جلد واپس لاوے - اور حضرت اقدس کی قدمبوسی حاصل ہو - انسان کا دل یہان سیاہ ہو جاتا ہے بجُز صحبت بد کے نیک صحبت یہان ہے ہی نہین -

ریویو

صنعت کشمیر - ایشیا کی صنعتون مین سے اس زمانہ مین جاپان اور چین کی صنعت شہرہ پکڑ رہی ہے مگر میرے خیال مین اس شہرت کے اسباب مین سے بڑا سبب ان ممالک کی صنعتون کی خوبصورتی اور پائیداری اس قدر نہین ہے جسقدر کہ ان کا طریقہ اشتہار - اور غیر ممالک مین اپنی اشیاء کے بھیجنے مین سعی ان کی اس شہرت کا باعث ہو رہی ہے - نقاشی کی صنعت اور نازک اور خوبصورت اور پائدارون چیزون کے بنانے مین جس قدر کشمیر کے ملک کی آب ہوا کو قدرتی اسباب مہیا ہین وہ غالباً چین اور جاپان کو نہین - اس کے ثبوت مین کشمیری شال اور کشمیری قالین اور کشمیری قلمدان کافی گواہ ہین وادی کشمیر ہندوستان کے ایسے دور افتادہ گوشون مین اور بلند پہاڑون کے درمیان ایسی واقعہ ہوئی ہے کہ بیرونی دنیا کے ساتھ تعلقات کا کافی ذریعہ اب تک ان کیواسطے بہم نہین پہنچ سکا ورنہ اس سودیشی شور وغل کے زمانہ مین اگر کشمیری دماغ کو ترقی دینے کی کوشش کی جاوے وہ بہت ہی اعلیٰ قابلیت حاصل کر سکتا ہے - ایسی ضرورتون کو محسوس کر کے ہمارے ایک دوست نے کشمیری صنعت کو فروغ دینے کے لئے سرینگر مین ایک ایجنسی قائم کی ہے جس کی چند ایک چیزین اونہون نے یہان بغرض ریویو بھیجی ہین جنمین سے نقلی سنگ یشب کے بٹنون کا سٹ قیمتی ۲ر اور سنگ سلیمانی کا بٹنون کا سٹ قیمتی ۵ر ہر دو اگرچہ ساخت مین اس قابل ہین کہ ہنوز اور ترقی کی جائے تاہم بلحاظ قیمت کی اور پختگی کے ولائتی سٹ کے مقابلے مین ارزان اور زیادہ پائیدار ہین - ایسا ہی چاندی کے بٹن جن پر نقلی ہیرے کا نگینہ جڑا ہوا ہے - خوش نما اور پائیدار اور قیمت صرف ۱۲/ہے - ہولڈر پیتل کا جس کے سر پر سنگ فیروزہ لگا ہوا ہے قیمت صرف ۴ر پائیدار اور خوش نما ہے - چاندی کا ہولڈر منقش جس کے سر پر نگینہ لگا ہوا ہے بہت خوبصورت ہے اور فینسی سٹیشنری مین نمبراول مین شامل کرنے کے قابل ہے - کشمیری قلمدان سے تو عام لوگ واقف ہی ہین - جنمین ایک دوات بھی ہوتی ہے اس کی قیمت ۵ر اور بچون کیواسطے بہت خوش نما ہے ان چیزون کے علاوہ اس کارخانہ کا بنا ہوا ایک چاندی کا قبلہ نما بھی ہمارے دیکھنے مین آیا ہے - جو منقش اور بادام نما نہایت خوبصورت ہے - اور گھڑی کی زنجیر کو زیب دینے کے لائق ہے اور اس کی قیمت غالباً ۱۲/ہے یہ سب چیزین اور ان کے سوا کشمیری صنعت کے اور بھی عمدہ عمدہ چیزین غلام محمد صاحب مینیجر خادم ایجنسی سرینگر کشمیر سے مل سکتی ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۳۰ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۹ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - خدا نے تیرے پر رحم کیا ہے

۲ - رحمك اللہ - ترجمہ - خدا نے تجھ پر رحم کیا ہے

۳ - اِنّک انت الاعلیٰ - ترجمہ - بے شک تو ہی بلند ہے

۴ - امید بھاری

۵ - ہر ایک مکان سے خیر وُعا ہے

۶ - انّ اللہ مع الابرار - ترجمہ - بیشک خدا نیکون کے ساتھ ہے

۷ - انت من الابرار - تمام دنیا مین سے ایک[۱]

ترجمہ - تو نیکون مین سے ہے -

۸ - اور مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کے اندازہ کی مانند ہے اور ہمین معلوم ہوا کہ اوس مین ایک سانپ ہے اور پھر ایسا خیال آیا کہ وہ سانپ گڑھے مین سے نکلکر کسی طرف بھاگ گیا ہے - اس خیال کے بعد مبارک احمد نے اس گڑھے مین قدم رکھا - تو اوس کے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہوا کہ وہ سانپ ابھی گڑھے مین ہے اور اس سانپ نے حرکت کی اور پھر ساتھ ہی اُس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا - جب باہر کی طرف بھاگنے لگا - تب ایسا دکھائی دیا کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے اور اوس کی دو ٹانگین ہین - ایک ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے اور دوسری ٹانگ اس قدر موٹی ہے - جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی ٹانگ - مبارک احمد کی والدہ اوس سانپ کی طرف دوڑی اور ایک چاقو سے اوس کی پتلی ٹانگ کاٹ دی - پھر وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آگیا - اور مین اوس کی طرف گیا اور میرے ہاتھ مین ایک چاقو تھا - مین نے بڑی ٹانگ اس اژدہا کی اوس چاقو سے کاٹ دی - بہت آسانی سے کٹ گئی جیسے مولی یا گاجر - اور بہت کچھ پانی زہریلا اس سانپ کا چاقو کے ساتھ آلودہ رہا - مین نے اس چاقو کو ایک آگ مین جو قریب ہی سلگ رہی تھی ڈال دیا اور اوس سے بڑی بدبو آئی - مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہونچے - مگر کوئی نقصان نہ پہونچا - مگر بہرحال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا - اور پھر ہم تینون اس مکان سے جب باہر آئے - تو ڈاکٹر عبداللہ سامنے آتے نظر آئے - جب قریب پہونچے تو مسکرا کر مجھے کہنے لگے - کہ تار آئی ہے کہ دو پل ٹوٹ گئے - مین نے دریافت کیا کہ کون کونسا پل اور کس کس مقام کا پل ٹوٹا ہے اونہون نے جواب دیا کہ یہہ تو معلوم نہین مگر یہہ معلوم ہے کہ وہ دو پل جو ٹوٹے ہین وہ پنجاب کے پل ہین - پھر بعد اس کے الہام ہوا

۹ - العید الاٰخر تنال منہ فتحاً عظیماً

ترجمہ - ایک اور عید ہے - جس مین تو ایک بڑی فتح پائیگا -

۱۰ - زندگی بآرام ہوجانا پہلی زندگی سے -

۱۰ - فروری ۱۹۰۷ء

۱ - دعنی اقتل من آذاک - ان العذاب مربع مدوّر

ترجمہ - مجھے چھوڑ - تا مین اوس شخص کو قتل کرون جو تجھے ایذا دیتا ہے دشمنون کے لئے عذاب ہر چہار طرف سے ہے اور اردگرد سے گھیرے ہوئے ہین -

۲ - وضعنا عنك وزرك الذی انقض ظهرك - لك رحمة[۲]

ترجمہ - ہم نے تیرا وہ بوجھ اُتار دیا - جس نے تیری کمر توڑ دی تھی - تیرے لئے ایک رحمت ہے -

۱۲ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - ایک اور خوشخبری

۲ - نثنی علیك - الخیر والبرکة -

ترجمہ - ہم تیری ثنا کرتے ہین - خیر اور برکت

۳ - آسمان ٹوٹ پڑا اسارا[۳] - کچھہ معلوم نہین کہ کیا ہونے والا ہے (یہہ انسان کا مقولہ ہے گویا اللہ تعالیٰ انسان کیطرف سے فرماتا ہے کہ کچھہ معلوم نہین کہ کیا ہونے والا ہے)

۴ - اُولئك قوم لا یشقیٰ جلیسهم

ترجمہ - یہہ ایک ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم نشین خدا کی رحمت سے محروم نہین رہ سکتا -

---

[۱] فرمایا - یہہ فقرہ اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل و احسان اور رحمت کو ظاہر کرتا ہے - توریت مین ایسا ہی ایک فقرہ حضرت موسیٰ کے متعلق ہے -

[۲] فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ کوئی دہشت ناک آسمانی امر ہے اور محاورہ عرب مین آسمان سے مراد بال بھی ہوتا ہے مگر ہم کسی خاص پہلو پر زور نہین دے سکتے کہ کیا مراد ہے

المفتی

۲۰۹ء - **سیدزادی سے نکاح** - ایک شخص نے حضرت صاحب کی خدمت مین سوال پیش کیا - کہ غیر سید کو سیدانی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہین - فرمایا - اللہ تعالے نے نکاح کیواسطے جو محرمات بیان کئے ہین اون مین کہین یہہ نہیں لکھا کہ مومن کے واسطے سیدزادی حرام ہے - علاوہ ازین نکاح کیواسطے طیبات کو تلاش کرنا چاہیئے اور اس لحاظ سے سیدزادی کا ہونا بشرطیکہ تقوی و طہارت کے لوازمات اس مین ہون افضل ہے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ سید کا لفظ اولاد حسین کیواسطے ہمارے ملک مین ہی خاص ہے - ورنہ عرب مین سب بزرگون کو سید کہتے ہین - حضرت ابوبکرؓ - حضرت عمرؓ - حضرت عثمانؓ سب سید ہی تہے - اور حضرت علی کی ایک لڑکی حضرت عمر کے گہر مین تہی - اور حضرت رسول اللہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑکی حضرت عثمان سے بیاہی گئی تہی - اور اوس کی وفات کے بعد پھر دوسری لڑکی بھی حضرت عثمان سے بیاہی گئی تہی - بس اس عمل سے یہہ مسئلہ بآسانی حل ہوسکتا ہے - جاہلون کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ اُمتی سیدانی کے ساتھہ نکاح نہ کرے حالانکہ اُمتی مین تو ہر ایک مومن شامل ہے - خواہ وہ سید ہو یا غیر سید -

۲۱۰ء - **چہلم** - ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا - کہ چہلم کرنا جائز ہے یا نہین - فرمایا - یہہ رسم سنت سے باہر ہے -

۲۱۱ء - **اخبار کی قیمت** - اخبار کی قیمت اگر پیشگی وصول کی جاوے - تو اخبار کے چلانے مین سہولت ہوتی ہے جو لوگ پیشگی قیمت نہین دیتے اور بعد کے وعدے کرتے ہین اون مین سے بعض تو صرف وعدون پر ہی ٹالدیتے ہین اور بعض کی قیمتون کی وصولی کے لئے بار بار کی خط وکتابت مین اور اون سے قیمتین لینے کے واسطے یادداشتون کے رکھنے مین اس قدر دقت ہوتی ہے کہ اس زائد محنت اور نقصان کو کسی حد تک کم کرنے کیواسطے اور نیز اوس کا معاوضہ وصول کرنے کیواسطے اخبار بدر کی قیمت مابعد کے نرخ مین ایک روپیہ زائد کیا گیا ہے یعنے مابعد دینے والون سے قیمت اخبار بجائے تین روپے کے للعہ وصول کئے جاینگے اس پر ایک دوست نے ٹائیل پورسے دریافت کیا ہے کہ کیا یہہ صورت سود کی تو نہین ہے؟ چونکہ یہہ مسئلہ شرعی تھا - اس واسطے مندرجہ بالا وجوہات کے ساتھ حضرت اقدس ؑ کی خدمت مین پیش کیا گیا اس کا جواب جو حضرت نے لکھا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے -

السلام علیکم - میرے نزدیک اس سے سود کو کچہہ تعلق نہین مالک کا اختیار ہے جو چاہے قیمت طلب کرے خاص کر بعد کی وصولی مین ہرج بھی ہوتا ہے - اگر کوئی شخص اخبار لینا چاہتا ہے - تو وہ پہلے ہی دیسکتا ہے یہہ امر خود اُس کے اختیار مین ہے - والسلام - مرزا غلام احمدؐ

۲۱۲ء **جان کے خوف مین والدین کی فرمانبرداری**

مدت سے ایک افغان ایک ایسے علاقہ کا رہنے والا جہان اپنا عقیدہ و ایمان کے اظہار موجب قتل ہوسکتا ہے اس جگہ قادیان مین دینی تعلیم کے حصول کیواسطے آیا ہوُا ہے - حال مین اُس کے والدین نے اُس کو اپنے وطن مین طلب کیا ہے - اب اوس کو ایک مشکل پیش آئی - کہ اگر وطن کو جائے تو خوف ہے کہ مبادا وہان کے اس بات سے اطلاع پاکر کہ یہہ شخص خونی مہدی اور جہاد کا منکر ہے قتل کے درپے ہون - اور اگر نہ جاوے تو والدین کی نافرمانی ہوتی ہے - پس اُس نے حضرت سے پوچہا کہ ایسی حالت مین کیا کرون حضرت نے جواب مین فرمایا -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چونکہ در قرآن شریف در آن امور کہ مخالف شریعت نہ باشند - حکم اطاعت والدین است - لہذا بہتر است کہ این قدر اطاعت کنند کہ ہمراہ شان روند - و آن جا چو محسوس شود کہ اندیشہ قتل یا حبس است - بلا توقف باز بیایند - چرا کہ خود را در معرض ہلاک انداختن جائز نیست - ہم چنین مخالفت والدین ہم جائز نیست - پس درین صورت ہر دو حکم قرآن شریف بجا آوردہ مے شود - والسلام

مرزا غلام احمدؐ

دُعا مدد

محمد علی اشرف سابق طالبعلم مدرسہ تعلیم الاسلام اور شیخ عبدالرحمان - مظفر احمدؐ وغیرہ و دیگر طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام انٹرنس کے امتحان مین اس سال جانے والے ہین اور خریداران بدر سے درخواست کرتے ہین کہ اون کے حق مین نیک دعا کی جاوے -

---

غزل از تصنیف ڈاکٹر عبدالمجید خان دانش نجیب آبادی المتشاور من جناب مولوی محمد اکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی

خدا سے ہے لازم ہر اک وقت ڈرنا
کہ اک روز ہے اس جہان سے گزرنا
خود انکار ختم نبوت سے کرنا
اور الزام اولٹا ہمین پر یہ دہرنا
فلک سے تو مینار تک اُوڑ کے آئے
غضب یہہ کہ مشکل ہے وان سے اُترنا
میرے سامنے اب وہ تہرین پانی
توفی کے معنے جو کرتے ہین بھرنا
غلام امام زمانہ ہون دانش
نہین جانتا دشمنون سے مین ڈرنا

دیگر

غم دنیا سے اب آزاد ہون مین
تصور سے کسی کے شاد ہون میں
غم تیغ زبان غیر کیا ہو
کہ خود بھی خنجر فولاد ہوں مین
مثیل ابن مریم پر فدا ہوں
غم کونین سے آزاد ہون میں
امام وقت کی فرقت مین دانش
نجیب آباد سے ناشاد ہون میں

دیگر

عنایت ہو جو رب العالمین کی
تو پروا کیا ہو شیطان لعین کی
تصور مین امام انس وجان کے
خبر مجھ کو نہین مطلق کہین کی
ابھی سب ظلمت عصیان ہو کافور
توجہ ہو اگر کچھ نور دین کی
زیارت دیکھئے کس دن ہو حاصل
تراب احمدی اور فضل دین کی
ہے کافی الفت احسن بھی دانش
نہین پروا مجھے دنیا و دین کی

بدر
Digitized by Khilafat Library
مورخہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اخرج البزار وغیرہ بسند صحیح عن ابن عباس قال قدم کعب بن الاشرف مکة فقالت له قریش انت سیدهم الا تری الی هذا المنصبر المنبتر من قومه یزعم انه خیر منا ونحن اهل الحجیج واهل السقایة واهل السدانة قال انتم خیر منه فنزلت اِنَّ شانئك هو الابتر۔

واما بقیة التفسیر بالآثار عن الصحابة والتابعین رضوان الله علیهم اجمعین۔ واخرج ابن ابی حاتم عن الحسن الکوثر القرآن واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم وابن عساکر عن عکرمة قال الکوثر ما اعطاہ الله من النبوة والخیر والقرآن۔

واخرج ابن ابی حاتم والحاکم وابن مردویه والبیهقی فی سننه عن علی ابن ابی طالب قال لما نزلت هذہ السورة علی النبی صلی الله علیه وسلم انا اعطینٰك الکوثر۔ قال النبی صلی الله علیه وسلم لجبرئیل ما هذہ النحیرة التی امرنی بها ربی قال انها لیست بنحیرة ولکن یامرك اذا تحرمت للصلوة ان ترفع یدیك اذا کبرت واذا رکعت واذا رفعت راسك من الرکوع فانها صلوتنا وصلوة الملائکة الذین هم فی السموت السبع وان لکل شی زینة وزینة الصلوة رفع الیدین عند تکبیرہ۔ قال النبی صلی الله علیه وسلم رفع الیدین من الاستکانة التی قال الله فما استکانوا لربهم وما یتضرعون۔ واخرج ابن ابی شیبه والبخاری وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والدار قطنی وابو الشیخ والحاکم وابن مردویه والبیهقی عن علی ابن ابی طالب رضی الله عنه فی قوله فصل لربك وانحر قال وضع یدہ الیمنی علی وسط ساعدہ الیسری ثم وضعها علی صدرہ فی الصلوة واخرج ابو الشیخ والبیهقی فی سننه عن انس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله۔

واخرج ابن ابی حاتم وابن مردویه والبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه۔ فصل لربك وانحر قال اذا صلیت فرفعت راسك من رکوع فاستو قائماً۔

بزار نے اور دوسرون نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روائت کی ہے کہ کعب بن اشرف ایک دفعہ مکہ مین آیا تو قریش نے اوسے کہا کہ تو ہمارا سردار ہے کیا تو نہیں دیکھتا اس منصبر منبتر کی طرف وہ گمان کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر ہے حالانکہ ہم وہ ہین جو لوگون کو حج کراتے ہین اور لوگوں کو پانی پلاتے ہین اور لوگونکی مہمان نوازی کرتے ہیں کعب بن اشرف نے کہا کہ نہین تم اس سے اچھے ہو اس پر یہہ سورۃ شریف نازل ہوئی ۔ اِنَّ شانئك هو الابتر الخ

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار سے باقی تفسیر اس طرح سے ہے۔ کہ ابن ابی حاتم نے حسن سے روائت کی ہے ۔ کہ کوثر کے معنے ہین قرآن شریف ۔ اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے عکرمہ سے روائت کی ہے کہ کوثر اوس کا نام ہے ۔ جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت اور خیر اور قرآن شریف عطا کیا تھا۔

اور ابن ابی حاتم اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی کتاب مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہہ روائت کی ہے کہ جب سورۃ کوثر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے کہا کہ اس وحی آلہی مین نحیرہ سے کیا مراد ہے جس کا حکم خداتعالےٰ نے مجھے دیا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد کوئی قربانی نہین ہے ۔ بلکہ خداتعالےٰ نے اس مین آپ کو یہہ حکم دیا ہے کہ جب آپ نماز پڑہین اور اللہ اکبر کہین تو اوس وقت اپنے ہاتھ اٹھایا کرین اور جب رکوع کرین اور جب رکوع سے سر اٹھائین ۔ تو اوس وقت بھی ہاتھ اوٹھایا کرین ۔ یہہ ہماری نماز ہے اور یہی ان سب فرشتون کی نماز ہے ۔ جو کہ سات آسمانون میں ہین ۔ اور ہر ایک چیز کے واسطے ایک زینت ہوتی ہے ۔ پس نماز کی زینت یہہ ہے کہ ہر ایک تکبیر کے وقت رفع یدین کی جاوے ۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رفع یدین کرنا وہ استکانت ہے ۔ جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آئت مین ہے کہ فما استکانوا لربهم وما یتضرعون ۔ اور ابن ابی شیبہ سے روائت ہے ۔ اور بخاری اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور دارقطنی اور ابوالشیخ اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت علے ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فصل لربك وانحر کے متعلق روایت کی ہے ۔ کہ آپ نے اپنا دایان ہاتھ اپنی بائین کلائی کے وسط پر رکھا اور پہر دونون ہاتھون کو نماز مین اپنے سینہ پر رکھا ۔ اور ابوالشیخ اور بیہقی نے اپنی کتاب مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روائت کی ہے ۔ کہ فصل لربك وانحر سے یہہ مراد ہے کہ جب تو نماز پڑہے اور اپنا سر رکوع سے اونچا کرے ۔ تو سیدھا کھڑا ہو جا۔

واخرج عن ابی الاحوص فصل لربك وانحر استقبل القبلة بنحرك

واخرج ابن جرير وابن المنذر عن ابن عباس فصل لربك وانحر الصلوة المكتوبة والذبح يوم الاضحى

واخرج ابن جرير عن قتادة صلوة الاضحى ونحر البدن

اور ابی الاحوص سے روائیت ہے کہ فصل لربک وانحر سے یہ مراد ہے کہ اپنی قربانی لے کر قبلہ کی طرف متوجہ ہو۔

اور ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فصل لربک وانحر مین صلوٰۃ مین سے مراد فرض نماز ہے اور قربانی سے مراد عید الاضحیٰ کی قربانی ہے اور ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ نماز سے مراد عید الاضحیٰ کی نماز ہے اور قربانی سے مراد بھی اس عید کی قربانی ہے

اِس تفسیر کو مین یہان تک لکھ چکا تھا کہ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہماری تفسیر کو اس طرح لفظ بلفظ عربی عبارت مین لکھنا اور پھر اُس کا ترجمہ کرنا اخباری طرز کے مناسب حال نہین ہے۔ یہ بات درست ہے اور میرا خیال ہے کہ آئندہ حضرت مولویصاحب کی تفسیر کو پڑھکر اُس سے تمام تفسیر کے لکھنے مین فایدہ حاصل کیا جائے۔ ہان اس تفسیر مین جو خاص لطائف ہین اور مصنّف موصوف پر اللہ تعالےٰ نے کھولے ہین اور دیگر تفاسیر مین وہ باتین نہین پائی جاتین۔ اس حصہ کو اصل عربی مین بمعہ ترجمہ کے لکھا جاوے۔ اس مین ناظرین اخبار کی رائے کیا ہے؟ لیکن چونکہ اس سورۂ شریف کا ایک بڑا حصّہ اس طرح چھپ چکا ہے۔ اس واسطے کم ازکم اس کو تو آخر تک انشاء اللہ اسی طرح لکھا جاوے گا اور اس عرصہ مین ناظرین کی رائے سے بھی اطلاع ہو جاوے گی۔

اِس کے بعد عربی تفسیر مین صرف ونحو کا وہ حصّہ ہے۔ جو عام فہم نہین ہے۔ اس واسطے اس کو چھوڑا جاتا ہے۔ لیکن اس مین سے چند باتین بطور اختصار کے درج کی جاتی ہین۔

آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے عطائے کوثر کے بیان مین اللہ تعالےٰ نے اول حرف تاکید کا فرمایا ہے۔ پھر صیغۂ ماضی مین بیان کیا ہے۔ یہ بھی ایک تاکید ہے اور دیگر صرفی نحوی تاکیدین بھی ان الفاظ مین ہین۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کا اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے۔ آپ کے واسطے کوثر کا ملنا ایک امر مقدر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت سے آپ کو عطا ہُوا ہے۔ ایسا لفظ اعطی کا استعمال بھی اسی فضل عظیم کی طرف اشارہ کرتا ہے ورنہ صرف دینے کے مفہوم کے واسطے عربی مین لفظ اتی بھی آسکتا تھا۔ ایسا ہی اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے کٓ کے ساتھ خطاب فرمایا ہے کہ ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے۔ اور ایسا نہین فرمایا کہ ہم نے اپنے رسولؐ[1] یا نبی یا عبد کو کوثر عطا کیا ہے۔ اس مین بھی رحمانیت کے خاص فضل اور عطا کا تذکرہ ظاہر ہے۔ ایسا ہی اِنّ شانئک ہو الابتر مین بھی دشمن کے بے نسل ہونے کو بہت سی تاکیدون کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ یہ بات ضرور ہوجانے والی ہے

ترتیب

اس سورۃ کا پہلی سورۃ (الماعون) سے یہ تعلق ہے کہ سورۂ ماعون مین ایسے شخص کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ مکذب[1] بالدین بخیل[2] تارک[3] صلوٰۃ ریاکار[4] مانع[5] زکوٰۃ اور مانع ماعون ہے۔ اور اس سورۂ شریف مین ایسے آدمی کا ذکر ہے۔ جو ان بُری عادات کے بالمقابل تمام نیک صفات سے متصف ہے۔ وہ مکذب تھا۔ تو یہ اول المومنین اور مصدق ہے۔ خدا کی طرف سے اسے کوثر عطا کیا گیا۔ وہ بخیل اور مانع زکوٰۃ اور مانع ماعون تھا۔ تو یہ وانحر کے حکم پر چلنے والا ہے۔ وہ تارک صلوٰۃ اور ریاکار تھا تو یہ فصلّ کی پیروی کرنے والا ہے اور وہ بھی لربک۔ خاص خدا کے واسطے۔ کسی انسان کے واسطے نہین۔ کسی کو دکھانے کے واسطے نہین۔

---

[1] حاشیہ۔ چکڑالوی لوگ اس پر توجہ کرین

(بقیہ حاشیہ کالم اول) رسُول کے لفظ کے معنے تو وہ قرآن شریف کر دیتے ہین۔ تو کیا یہان بھی لکؔ مین مخاطب قرآن شریف ہے اور قرآن شریف کو حکم ہُوا ہے کہ اے قرآن تو نماز پڑھا کر۔ اور اے قرآن تو قربانی دیا کرو۔ غور کرو۔ کہ یہ خطاب خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ اور آپ کو کوثر عطا کیا گیا ہے۔ اور اس کوثر مین خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور اس کی پاک تفہیم جو آن حضرت کو ہوئی کیا چکڑالوی کو قرآن کی تفہیم ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہ ہوئی تھی !!!

(ایڈیٹر)

بدرِ خواتین

سلے میری پیاری احمدی بہنوں! میں کس لائق ہوں کہ کوئی مفید مضامین لکھ کر اپنی بہنوں کے آگے پیش کروں۔ اخلاص اور جوش کے سوا ناموری کوئی مفید نہیں اور اخلاص کا حاصل ہونا خدا کے فضل پر موقوف ہے۔ بہرحال اپنی بہن کی فرمائش پر چند مخلصانہ عرض ہیں۔

غم دنیا دون دم چند است
عاقبت کار باخداوند است
خجل آں کس کہ رفت و کار نساخت
کوس رحلت بکوفت و بار نساخت

خدا کرے ہم میں بھی ترقیات دین کا مادہ پیدا ہو ہماری تو ایسی ہی قسمت ہے۔ قسمت کیا ہمارے عمل ہی ایسے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مستورات کو ہی زیادہ دوزخ میں دیکھا اور دنیا میں ناقص العقل بھی ہمارا ہی خطاب ہے کیوں نہ ہو اگر ہمارے میں کوئی قصور نہ ہوتا تو کوئی عورت ہی نبیہ بن کر آتی۔ ترستے ترستے امام کا منہ دیکھنا نصیب ہوا۔ تو وہ بھی مریم کہلاتی۔ ہمیں خوشی کا باعث تھا۔ آخر وہ بھی ابن مریم بن گیا۔ یہ سچ ہے من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ قرآن میں لکھا ہے

سلہ نوٹ۔ اس فقرہ میں ایک لطیف اشارہ ہے جس کو میں عام فہم کرنے کیواسطے واضح کرتا ہوں۔ جیسا کہ ان الہامات سے ظاہر ہے۔ جو کہ حضرت مرزا صاحب پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آج سے کوئی تیس ۳۰ سال پہلے نازل ہوئے تھے اور کتاب براہین احمدیہ میں درج ہیں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کا نام پہلے مریم رکھا تھا اور بعد اس کے پھر الہامات کے ذریعہ سے ظاہر کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے روح پھونکی گئی ہے اور پھر فرمایا روح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہو گیا اور اس طرح مریم سے عیسےٰ پیدا ہو کر ابن مریم کہلایا۔ قرآن شریف میں بھی رجل صالحہ کی مثال مریم کے ساتھ دی گئی ہے۔ مندرجہ بالا مضمون میں مکرمہ و محترمہ خاتون نے ایسے لطیف نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر ایسی فہیم اور عالمہ خواتین اس قسم کے مضامین کا سلسلہ جاری رکھیں تو بدرِ خواتین کا کالم نہ صرف عورتوں کے واسطے دلچسپ ہوگا بلکہ بہت سے مردوں کے واسطے بھی موجب ہدایت بنے گا۔ یہ سچ ہے کہ

کہ ہم بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ گھر کے معاملے فرائض منصبی ہمارے بال بچہ کی پرورش کا دھندا دم نہیں لینے دیتا۔ دوم ہماری تعلیم کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ مگر علم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ بہت مولوی بننا تو نہیں مگر ضروری تعلیم اپنی پیاری لڑکیوں کو دینا ضروری ہے کیونکہ جن کی مائیں پڑھی ہوتی ہیں غالباً اون کی اولاد خوبیوں کی طرف عام لوگوں سے زیادہ مائل رہتی ہیں۔ ہمارے عبدالحی کے ابا کو اکثر مسائل اپنی والدہ کے بتائے ہوئے پنجابی شعروں میں یاد ہیں۔

اب ہمیں مناسب ہے کہ اپنی پنجگانہ نمازوں میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔ الٰہی ہمیں اور ہماری اولاد کو علم باعمل کی توفیق دے۔ آمین۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

ص۔ ب۔ ایک احمدی خاتون قادیانی

(بقیہ حاشیہ کالم اول) عورتوں میں سے کوئی خاتون ہو کر نہیں آئی۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے تمام ذرائع یہاں تک کہ مکالمہ و مخاطبہ کا دروازہ بیویوں کے واسطے کھلا ہے۔ جیسا کہ اوحینا الی ام موسیٰ سے ظاہر ہے (ایڈیٹر)

قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور

نہایت ادب سے گذارش کی جاتی ہے کہ چونکہ قادیان اب وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ اب یہاں نہ صرف دور دراز بلاد سے بکثرت امرا و فضلا اور شرفا اور تجار لوگ آمد و رفت رکھتے ہیں۔ بلکہ یہاں پر ہائی سکول و شفاخانہ اور سب پوسٹ آفس ہونیکی وجہ سے افسران ڈاک خانہ و سررشتہ تعلیم پنجاب بھی دورہ کرتے ہوئے قادیان میں وارد ہوتے ہیں۔ بعض سوداگر اور دیگر ذی مقدرت لوگ جو کلکتہ۔ مدراس بمبئی سے دور دراز سفر طے کر کے یہاں وارد ہوتے ہیں۔ جسقدر انہیں بٹالہ سے قادیان تک کی کچی سڑک پر سے یکہ پر سفر کرنے سے تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے اس کا عشر عشیر دوسرے ریل کے سینکڑوں میل کے سفر میں کوفت اور تکان نہیں ہوتی۔ بعض اوقات معزز لوگوں کو یکہ ٹوٹنے سے نہایت دردناک جسمانی تکلیف پہنچتی ہے اور اندیشہ ہے کہ کوئی حادثہ نہ ہو جاوے

بنا برین التماس ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور (بالقابہ) و دیگر حکام بالادست اس امر پر ضرور توجہ گرامی مبذول فرما کر از بٹالہ تا قادیان پکی سڑک بنوانے کی سعی فرماویں تا دور دراز سے معزز لوگ ضلع گورداسپور کے حسن انتظام کی شہرت و ناموری کا موجب ہوں۔ علی الخصوص وہ لوگ جو گورنمنٹ انگلشیہ کی نہایت خیرخواہ اور سودیشی تحریک اور جہاد کے سخت مخالف ہیں اور مذہبی عقیدہ کی بنا پر گورنمنٹ ہذا کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا دینی فرض سمجھتے ہیں۔ اون کی آسائش اور عرضداشت پر ضروری توجہ فرماوینگے۔

ماسٹر عبدالرحمن جالندھری

ماسٹر صاحب کی درخواست درحقیقت قابل توجہ ہے امید ہے کہ مقامی حکام اس کیطرف کافی توجہ کریں گے آمد و رفت یکہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے پہلے قادیان میں ایک یکہ بھی نہ ہوتا تھا۔ اب خود قادیان میں چھ سات یکے اور ایک ٹانگہ موجود ہے اور امید ہے کہ اب یکم اپریل سے ڈاک بھی دو دفعہ آیا کرے گی اور دو دفعہ جایا کریگی۔ گویا چار یکے روزانہ تو سرکاری ہی چلا کریں گے۔ ایڈیٹر

ڈائری

القول الطیّب

احمدی جماعت کی خاص توجہ کے قابل

۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء کو سیر مین ... نے عرض کیا۔ کہ حضور! لا اله الا الله محمد رسول الله کو بار بار پڑھنے اور اس کے ذکر کبھی اب ہے یا نہین۔

فرمایا۔ دل مین خدا سے تعلق ہو تو۔ پھر زیادہ تشریح طلب کرنے پر فرمایا۔

اصل بات یہ ہے کہ میرا مذہب یہہ نہین کہ زبانی جمع خرچ کیا جاوے ان طریقون مین بہت سی غلطیان ہین۔ ان تمام اذکار کی اصل روح اس پر عمل کرنا ہے۔ ایک دفعہ صحابہ کرام الله بآواز بلند کہہ رہے تھے۔ تو حضرت نے فرمایا۔ تمہارا خدا بہرہ نہین۔ تو مطلب یہہ ہے۔ کہ کلمہ سے مراد ہے توحید کو قائم رکھنا اور اوس کے رسول کی اطاعت اب ثواب اوس مین ہے کہ ہر بات مین الله کو مقدم رکھے اور الله پر تو پورا پورا ایمان لائے۔ اوس کی صفات کے خلاف کوئی کلام کوئی کام نہ کرے حتی کہ خیال بھی نہ لائے۔ وہ جو الله تعالی فرماتا ہے۔ رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله۔ اس سے بھی یہی مراد ہے کہ دنیا کے کامون مین بھی میرے احکام کو نہین بھلاتے۔ دیکھو اوس وقت ہم ان طریقون کی طرح ذکر نہین کر رہے۔ مگر حقیقت مین اسی کی عظمت و جلال کا ذکر ہے۔ پس یہی ذکر ہے۔

از ان بعد مین نے عرض کیا۔ ایک نوجوان احمدی یہہ الہامات سناتا ہے۔ رؤیا مین خلقت نے مجھے سجدہ کیا بہشت کی سیر کی اور الہام ہوا انا النذیر المبین۔ فرمایا یہہ بڑے ابتلا کا مقام ہے۔ میرا مذہب تو یہہ ہے کہ جب تک درخشان نشان اس کے ساتھ بار بار نہ لگائے جاوین۔ تب تک الہامات کا نام لینا بھی سخت گناہ اور حرام ہے۔ پھر یہہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ قرآن مجید اور میرے الہامات کے خلاف تو نہین۔ اگر ہے تو یقیناً خدا کا نہین بلکہ شیطانی القا ہے۔ اصل مین ایسے تمام لوگون کی نسبت میرا تجربہ ہے کہ انجام کار ہلاک ہوتے ہین۔ اپنے اعمال کی طرف خیال نہین کرتے۔ یہہ نہین دیکھتے کہ ہمارے تذکیہ الله سے کیسا تعلق ہے اور اون الہامات مین پڑ جاتے ہین۔ اون سے عجب و استکبار پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ پھر کسی کی بات پسند نہین کرتے اور ہر سچی بات کو اپنے اوہام کی کسوٹی پر پرکھتے ہین جب مطابق نہین پاتے۔ تو انکار کرتے اور ہلاکت کے گڑھے مین گرتے ہین ان لوگون کے دلون مین ایک قسم کا گند ہوتا ہے اور شیطان متسلط ہونے کے لئے ایک عجیب راہ نکال لیتا ہے۔ استغفار پڑھنا چاہیئے اور بالکل ان باتون سے کلی طور سے مجتنب ورنہ یاد رکھین کہ یہہ بڑے خطرے کا مقام ہے خدا تعالی کسی کے الہام کو نہین پوچھے گا۔ بیشک یہہ الہام انعام الہی سے ہے۔ مگر دیکھو ہوا بنفسہ تو ایک بڑی طیب اور مفرح ذات چیز ہے۔ مگر ایک روڑی پر گزرے تو کثافت پھیلائیگی۔ یہی حال ہے ایسے لوگون کا۔ مین سمجھتا ہون۔ مخلوق نے کیا سجدہ کرنا تھا۔ شیطان اور اس کی ذریت نے سجدہ کیا ہوگا کہ ہم تیرے ساتھ ہین بیشک گمراہی پھیلا عرض کیا گیا۔ حضور ایسے لوگون کی نسبت ہم تو اس لئے کچھ نہین کہتے کہ وہ آپ کی تصدیق کرتے ہین۔ فرمایا یہہ جھوٹ بات ہے اون کے دلون مین گند پنہان ہے اون کے جھوٹے الہامات کو شیطانی کہا جائے۔ تو فوراً ہماری بھی تکذیب کرین آپنے بہت تاکیدی الفاظ سے پورے جوش مین تقریر فرمائی

(اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب)

المفتی

بقیہ صفحہ ۱

سفیدی مین نیت روزہ۔ ۲۳۰ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ مین مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور مین نے کچھ کھا کر روزے کی نیت کی مگر بعد مین ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہوگئی تھی۔ اب مین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت مین اس کا روزہ ہوگیا دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ اپنی طرف سے اوس نے احتیاط کی اور نیت مین فرق نہین صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا۔

۲۳۱ **قربانی۔** ایک شخص کی عرضی پیش ہوئی کہ مین نے تھوڑی سی رقم ایک قربانی مین حصہ کے طور پر ڈالدی تھی مگر اون لوگون نے مجھے احمدی ہونے کے سبب اوس حصہ سے خارج کردیا ہے کیا مین وہ رقم قادیان کے مسکین فنڈ مین دیدون تو میری قربانی ہو جائیگی۔ فرمایا۔ قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے مسکین فنڈ مین روپے دینے سے نہین ہوسکتی اگر وہ رقم کافی ہے تو ایک بکرا قربانی کرو۔ اگر کم ہے اور زیادہ کی تم کو توفیق نہین تو تمپر قربانی کا دینا فرض نہین ہے۔

غیرون کیساتھ ملکر قربانی ۲۳۲ ایک شخص نے سوال پیش کیا کہ کیا ہم غیر احمدیون کے ساتھ ملکر یعنی تھوڑے تھوڑے روپے ڈالکر کوئی جانور مثلاً گائے ذبح کرین تو جائز ہے۔ فرمایا۔ ایسی کیا ضرورت پڑگئی ہے کہ تم غیرون کے ساتھ شامل ہوتے ہو اگر تم پر قربانی فرض ہے تو بکرا ذبح کرسکتے ہو۔ اور اگر اتنی بھی توفیق نہین تو تم پر قربانی فرض ہی نہین وہ غیر جو تمکو اپنے سے نکالتے ہین اور کافر قرار دیتے ہین وہ تو پسند نہین کرتے کہ تمہارے ساتھ شامل ہون۔ تو تمہین کیا ضرورت ہے کہ اون کے ساتھ شامل ہو خدا پر توکل کرو۔

مکان اور تجارتی مال پر زکوۃ ایک شخص کے سوال کے جواب مین فرمایا کہ مکان خواہ کتنے ہزار روپے کا ہو اوس پر زکوۃ نہین اگر کرایہ پر چلتا ہو تو آمد پر زکوۃ ہے ایسا ہی تجارتی مال پر جو مکان مین رکھا ہے زکوۃ نہین۔ حضرت عمر ۶ ماہ کے بعد حساب کر لیا کرتے تھے اور روپیہ پر زکوۃ لگائی جاتی تھی۔

گجرانوالہ (تقسیم ڈائری) ۱۰۔ فروری ۱۹۰۷ء۔ گورو کل گوجرانوالہ کے ناظم نے حضرت کی خدمت مین ایک درخواست بھیجی ہے کہ ماہ مارچ مین ہمارا سالانہ جلسہ ہوگا اور اوس مین شمالی ہندوستان کے ہر مذہب و ملت کے لوگون کو بلایا ہے کہ ایک مذہبی کانفرنس مین شامل ہون اس پر آپ بھی تشریف لاوین حضرت نے فرمایا کہ اون کو جواب لکھا جاوے۔ کہ چونکہ آپنے وقت صرف نصف گھنٹہ مقرر کیا ہے جو کہ بہت ہی تھوڑا ہے اسواسطے ہم اس مین شامل نہین ہوسکتے مذہب ایک اہم امر ہے جبکہ دنیوی ضرورتون کے لیکچر کئی کئی گھنٹون مین ختم ہوتے ہین تو کیا وجہ ہے کہ مذہب کی ایسی بے قدری کیجاوے۔ ہان اگر آپ ہمارے واسطے وقت تین گھنٹے کم از کم مقرر کرین تو ہم اپنا ایک مضمون لکھکر اس کے پڑھنے کیواسطے اپنا آدمی بھیج سکتے ہین۔

ادب رسول ۱۱۔ فروری ۱۹۰۷ء ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ مین ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا تھا مگر خواب مین حضرت رسول کریم صلعم نے مجھے منع کیا ہے اس کی کیا تعبیر ہے فرمایا کہ ممکن ہے کہ اس کی تعبیر خواہ کچھ اور بھی ہو لیکن طریق ادب یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین جو کچھ فرمایا ہے۔ اسی پر عمل کیا جاوے۔

قبر مین سوال و جواب۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ قبر مین سوال و جواب روح سے ہوتا ہے یا جسم مین وہ روح ڈالا جاتا ہے۔ فرمایا۔ اس پر ایمان لانا چاہیئے کہ قبر مین انسان سے سوال و جواب ہوتا ہے لیکن اوسکی تفصیل اور کیفیت کو خدا پر چھوڑنا چاہیئے۔ یہہ معاملہ انسان کا خدا کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے پھر قبر کا لفظ بھی وسیع ہے۔ جب انسان مرجاتا ہے تو اوس کی حالت بعد الموت مین جہان خدا اوسکو رکھتا ہے وہی قبر ہے خواہ دریا مین غرق ہوجائے

[illegible]

گائے کا فساد

گائے کا فساد بھی بہت پرانا چلا آتا ہے۔ قدیم مصری باشندے بھی گائے کی پرستش کیا کرتے تھے۔ غالباً انہی کی شاگردی مین ہمارے ملک کے ہندوؤن نے بھی گائے کو ماتا بنا کر اس کی پرستش شروع کی۔ سکھون کے راج مین تو گائے کی خاطر مسلمانون پر جو کچھ مصیبتین وارد ہوا کرتی تھین ان کا زمانہ خدا کے فضل سے گذر چکا ہے۔ لیکن برٹش راج مین بھی بعض ہندو گائے کیوجہ سے ملک مین بدامنی پھیلانے کا ذریعہ تلاش کرتے رہتے ہین اور نادان نہین سمجھتے۔ کہ یہ ایک مذہبی بات ہے۔ کسی شخص کو مناسب نہین۔ کہ اپنے مذہبی عقائد دوسرے سے زبردستی منوائے ہندو لوگ اگر گائے کو پوتر۔ پاک۔ دیوی۔ ماتا۔ اور بیل کو دیوتا اور پتا مانتے ہین۔ تو مسلمانون کو اس سے کچھ تعرض نہین وہ اس کی پوجا کرین۔ اس کا پیشاب پئین۔ اس کا گوبر کھائین۔ جو جی چاہے سو کرین۔ مسلمان ان کا ہاتھ نہین پکڑتے۔ ہان تقریر اور تحریر سے سمجھاتے ہین۔ ماننا نہ ماننا ان کا اختیار۔ ایسا ہی مسلمانون کے مذہب مین اس کا ذبح کرنا ضروری ہے اور اس کی وجہ ایک یہ بھی ہے۔ کہ مذہب اسلام تمام غیر معبودون کی پرستش کو دنیا سے مٹا کر توحید کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ سو جب مسلمان اپنی زرخرید چیز کو اپنے مذہب کے مطابق اور حکومت وقت کے قانون کی اجازت سے استعمال کرتے ہین۔ تو ہندون کا آمادہ بہ شر ہونا بہت نامناسب امر ہے۔ ہمنے مانا کہ ہندوؤن کے نزدیک گائے کا ذبح کرنا سخت گناہ ہے اور گو اس کے مرجانے پر وہ اسے چوہڑے چمارون کے ہی سپرد کرتے ہین اور اس کی کھال کے چمڑے سے جوتیان بنوا کر پہنتے ہین۔ تاہم ہم مان لیتے ہین کہ وہ ان کی ماتا ہے اور اس کا ذبح کرنا اون کے نزدیک بڑا پاپ ہے۔ لیکن یہ پاپ تو وہ لوگ کرتے ہین جن کو پہلے ہی سے ملیچھ اور پاپی قرار دیتے ہین۔ خواہ وہ فرنگی انگریز ہون۔ خواہ ہندوستان کے مسلمان ہون۔ پس ایک شخص جو بہر حال ان کے نزدیک مکتی یافتہ نہین اگر اس کے پاپون مین ایک پاپ اور بھی بڑھ گیا۔ تو اس سے ہندون کا کیا نقصان ہے تعجب ہے کہ ایسے فسادون کے بڑھانے مین بت پرست ہندون سے بھی زیادہ وہ لوگ حصہ لیتے ہین۔ جو اپنے آپ کو بت پرستی کے دشمن اور آریہ کہتے ہین۔ یہ تو ظاہر ہے کہ نئی آریہ پود ایک پولیٹیکل کمیٹی ہے۔ جس کو مذہبی پاکیزگی سے کچھ تعلق نہین چنانچہ امرت سر کے سنہری مندر سے جب بتون کو نکالا گیا۔ تو ان کے پوجاریون سے بڑھ کر خود آریون نے بتون کی تائید کی لیکن ان کو مناسب نہین کہ ملک کے اندر پولیٹیکل حقوق حاصل کرنے کیواسطے ایسے طریق اختیار کرین جو سراسر بدامنی کے پھیلانے کا موجب ہون اور حکام وقت کو بھی تکلیف مین ڈالین۔ آریون اور ہندون کو چاہئیے۔ کہ اگر وہ گورنمنٹ کے سامنے اپنی بہادری کا زور ظاہر کرنا چاہتے ہین۔ تو اس کے واسطے اور وسائل اختیار کرین۔ خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی معاملات مین دخل نہ دین۔ دہلی مین گائے کا گوشت عام طور پر کھلے بازارون مین فروخت ہوتا ہے اور ہندون صاحبان نے کبھی اس پر کوئی اعتراض نہین کیا بلکہ ان بازارون مین بخوشی چلتے پھرتے اور اپنا کام کاج کرتے ہین۔ یہ فقط ایک عادت کی بات ہے اور یہی سبب ہے کہ دہلی مین گائے کشی کے سبب سے کبھی فساد نہین ہوتا۔ اگر گورنمنٹ اس تجربہ سے فائدہ اٹھائے اور پنجاب ہندوستان کے دوسرے شہرون مین بھی گائے کے گوشت کی فروخت کے واسطے ایسا ہی عام انتظام کر دے۔ تو امید کی جاسکتی ہے کہ گائے کا فساد ہمیشہ کیواسطے ہندوستان سے اٹھ جاوے اور گورنمنٹ کو اس پہلو سے کوئی خطرہ باقی نہ رہے کہ ممکن ہے۔ کہ بعض شر پسند لوگ ابتدا مین کچھ چون وچرا کرین مگر جلدی وہ سمجھ جاوین گے کہ اس سے کچھ فائدہ نہین۔

ماسٹر آتما رام جی کا لیکچر حافظ آباد مین

۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء کو بوقت شام

ماسٹر آتمارام جی نے حافظ آباد مین لیکچر دیا اور ویدک دہرم کو عالمگیر ثابت کرنے کے لئے عجیب چالین چلین معلوم نہین۔ آریہ مہاشون کو یہ کیسی دھت پڑ گئی ہے کہ خواہ مخواہ تمام دینی اور دنیوی امور کمالات کا منبع وید کو ثابت کرنے کے درپے ہو گئے ہین حالانکہ ہر ایک ذی عقل اس بات کو جانتا ہے کہ وید توحید کے نام سے بھی نفور اور اگنی اندر وایو۔ وغیرہ عناصر کی ستائش سے بھرپور ہے اور ویدون کی نسبت محققین فرنگ کی جو رائے مہاتما منشی رام جی نے اخبار ست دہرم پرچارک مین درج کی ہے۔ کہ وید ہند کے قدیم جاہل گڈریون کے گیت ہین بالکل ٹھیک ہے۔ ویدون سے توحید ڈھونڈنا چڑیا سے دودھ ڈھونڈنا ہے ویدنے جو فیضان آج تک پہونچایا ہے وہ تو یہی ہے کہ ایک عالم کو ۳۳ کروڑ دیوتاؤن کا پرستار بنا دیا ہے جتنے جل پرست۔ سورج پرست۔ آتش پرست۔ وام مارگ ناستک۔ ویدانتی۔ شوفتنگ پرست ہین وہ سب وید کے منترون کی برکت سے قائم ہوئے ہین اور ویدون ہی کی سہاتیا سے ان کی زندگی ہے۔ ایسی گمراہ کنندہ کتاب سے روحانی و جسمانی کمالات تلاش کرنا بید سے ثمر ڈھونڈنا ہے۔ ہندو جہالت کے تو عمیق گڑھے مین پڑے تھے کہ آفتاب اسلام ضیا افگن ہوا۔ مسلمانون کی عملداری مین تعلیم پا کر بعض تو شعار اسلام اختیار کر بیٹھے باقی جو اپنی گندی زندگی کو چھوڑنا نہین چاہتے تھے انہون نے منصوبہ بازی سے وید کو توحید کا مخزن اور جامع جمیع کمالات ثابت کرنے کی کوشش شروع کی۔ تا لوگ تعلیم یافتہ ہو کر اس پیر لاالعقل (وید) سے روگردان نہ ہو جائین لیکن جب اصلیت ہی ندارد ہو۔ تو زبانی گپ شپ سے کیا بن سکتا ہے۔ باوجود اتنی جد وجہد کے کوئی آریہ ویدون کا جاننے والا اور اس گورکھ دھندے کو سمجھنے والا نظر نہین آتا۔ سوامی جی خود ویدون کا ترجمہ مکمل نہ کر سکے۔ باوجودیکہ استعارے اور تشبیہون کے پل باندھ دئے۔ لیکن جھوٹھ کا پل کیونکر بندھ سکتا ہے ویدون سے بت پرستی کا قشقہ مٹانے کے لئے بہتیرے طرح ہاتھ پاؤن مارے لیکن یہ پختہ داغ مٹ نہ سکا۔ اس لئے جب ویدون کے لفظی ترجمہ کا ذکر چھڑتا ہے تو آریون کی جان جاتی ہے۔ خیر ماسٹر جی کے لیکچر کی دہوم دہام مجھے کشان کشان لیگئی مین سمجھتا تھا کہ شاید ماسٹر جی وید کی کوئی خوبی بیان کرین گے لیکن خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ ماسٹر جی نے اپنی عادت کے بموجب وہی پدرم سلطان بود کی کہانی شروع کر دی اور اثنائے لیکچر مین اسلام پر مندرجہ ذیل وار کئے۔

(۱) سورۂ فاتحہ وید کا ترجمہ ہے۔ (۲) نماز نمسکار سے بنا ہے (۳) الم اوم سے بنا ہے (۴) آریہ عرب مین جاتے تھے اور وہان ویدون کی اشاعت کرتے تھے۔ اب ان چارون لافون کا جواب عرض ہے۔

جب تمام دنیا پر واضح ہو چکا ہے کہ ویدون مین ۳۳ کروڑ دیوتاؤن کی پرستش کے سوا اور کچھ نہین اور جو دعائین ویدون مین درج ہین وہ بھی چرواہون کی مانگی ہوئی ہین جنھون نے گیت گا گا کر وید بنا ڈالے۔ اور وہ بھی اندر کو سوم رس کی رشوت دے دے کر۔ تو پھر سورہ فاتحہ ایسی جامع کمالات دعا کا مفہوم ویدون سے تلاش کرنا بادیہ پیمائی ہرزہ درائی سے زیادہ کیا وقعت رکھتا ہے اور سورہ فاتحہ کے کل معارف تو تمہارے مسلمات کے خلاف ہین۔ پھر کیا اس پر اعتراض کرنیوالے پاجی ہی تھے۔ ماسٹر جی نے جو وید منتر پیش کیا ہے وہ سراسر اگنی کی تعریف سے لبریز ہے۔ افسوس اس کے کرتے سے

ماسٹر جی کو شرم نہ آئی۔

(۲) (نماز نمس نمسکار سے بنا ہے) بھلے مانس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ نماز اسلامی اصطلاح نہیں ہے۔ مسلمانوں کی مقدس مذہبی زبان عربی ہے اور اسلامی اصطلاح میں عبادت کے لئے لفظ صلوٰۃ مقرر ہے نہ کہ نماز۔ تو اس واقفیت پر لیڈری کا دعوےٰ حیرت کا مقام ہے۔

(۳) (آلم۔ اوم سے بنا ہے) عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل۔ چھچھوندر کے سر پہ چنبیلی کا تیل۔ اوم کی نسبت تمہاری کتب مقدسہ تو یہ فرماتی ہیں کہ یہ گھانے کے لئے معنی کی تبدیلی سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے تین دیوتا مراد ہیں جن کی تمام ہندو پرستش کرتے ہیں اور آلم تو انا اللہ اعلم کا مخفف ہے۔ پس چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اور مسلمان تو الف لام۔ میم کر کے بولتے ہیں نہ کہ آلم۔ نیز قرآن مجید میں تو اس کے سوا اور بھی بہت سے مقطعات ہیں۔ جیسے کھیٰعص۔ عسق۔ الرا وغیرہ۔ پھر اندریں صورت اگر سرقہ کا اشتباہ ہو سکتا ہے تو آریوں پر۔ جو کہ قلیل البضاعت ہیں۔ بھلے مانس کوئی قاعدہ تو بتایا ہوتا۔ جس سے سنسکرت الفاظ عربی کا جامہ پہن سکتے ہوں۔ عربی کو اس سے کیا حاصل اور سنسکرت تو ژندی سے بنی ہے اور وید دساتیر سے چرائے ہوئے ہیں اور اس کا ثبوت بھی ظاہر ہے کیونکہ ہند کے آریہ مہاشے ژندی بزرگوں کی نسل سے ہیں۔ جو پہلے وسط ایشیا میں بستے رہتے تھے۔ بعد میں کچھ تو ہند میں چلے آئے کچھ یوروپ کو چلے گئے۔ کچھ نزدیک ہی ایران میں مسکن گزین ہوئے۔ یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ تمام محققین اس پر متفق ہیں اور جو پوسٹ ودا ادب کی قدامت کا ڈھکوسلا آپنے تراشا ہے۔ اگر بفرض محال اسے مان بھی لیں تو بھی ژندیوں کی قدامت کے سامنے ہیچ ہے اور ان کی قدامت ان کی مذہبی کتابوں سے ثابت ہے۔ لیکن آریوں کے پاس اپنی گپ کی کوئی دلیل نہیں۔

(۴) یہ دعویٰ کہ قدیم ہندو غیر ملکوں میں جا کر تبلیغ دیا کرتے تھے۔ ایسا لغو ہے کہ اس پر بے اختیار ہنسی آتی ہے بھلا جن کی مذہبی کتابوں میں یہاں تک لکھا ہو کہ کوہ ہمالہ سے آگے دُنیا ہی ندارد ہے اور سمندر میں جہاز پر چڑھنے والا پاپی ہوتا ہے۔ ان کا غیر ملکوں میں جانا معلوم۔ اور ویدوں کو تو اپنے گھر میں بھی شائع ہونا نصیب نہیں ہوا انہیں برہمن اس طرح چھپاتے تھے جس طرح مداری اپنے چٹوں بٹوں کو۔ اپنے سوا کسی اور کو وید پڑھنے نہیں دیتے تھے ان کی کتابوں میں یہاں تک لکھا ہے کہ کوئی اگر کوئی شودر وید پڑھے تو اوس کی زبان کاٹ ڈالنی چاہیئے اور اگر سُنے تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالدینا چاہیئے بھلا جہاں اپنے گھر میں ایسا بخل ہو وہاں غیروں سے نفرت کا کیا حال ہوگا اور کیا وہ احمق تھے۔ کہ وید مسلمانوں کو دکھا کر جگ ہنسائی کراتے۔ ہاں ایک بات آپسے بھی رہ گئی ہے آپ کہنا تھا کہ سورۃ بقر تمام ویدوں سے لی گئی ہے۔ کیونکہ ویدوں سے گاؤکشی ثابت ہے۔ قدیم ہندو گائے کی قربانی کرتے اور اس کا گوشت ہون میں ڈالتے تھے۔ بلکہ مردہ کے ساتھ گائے کا گوشت دفن کرتے تھے اور اسے اس کی نجات کا باعث سمجھتے تھے۔ اس لئے تو سوامی جی نے بھی گائے کی قربانی جائز ٹھہرائی تھی۔ لیکن جب ہندو ناراض ہوئے تو اس سے منکر ہو گئے۔ تاہم نیل گائے کا مارنا اب تک ان کی کتابوں سے ثابت ہے۔ اُمید ہے کہ ماسٹر صاحب اپنے آیندہ لیکچروں میں اس بات پر بھی روشنی ڈالیں گے اور یوں سارے قرآن کو روانی طبع سے اپنا بنالیں گے۔

خاکسار اللہ دتا احمدی از حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

سعد اللہ لُدھیانوی نمبر ۱

عجب شان کبریائی یاد آتی ہے جبکہ مخالفون کی کل تحریرات کو ترتیب دیکر ایک ہی مقصد کے مختلف مضامین کو یکجائی طور پر دیکھا جاتا ہے۔ میری نظر کے سامنے اس وقت اس قسم اس کی بہت سی نظیریں ہیں کہ ہمارے متعلق ایک ہی مضمون پر مختلف مخالفوں نے قلم اُٹھایا ہے۔ لیکن ان کی طرز استدلال میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ سب سے زیادہ حیرت انگیز یہ بات ہے کہ اپنے استدلال کے غلط ثابت ہونے پر ان میں سے کوئی بھی ایسا سعید نہیں دیکھا جس نے فائدہ اُٹھایا ہو نمونہ کے طور پر ایک آیت قطع وتین ہے۔ اگر اس کی بابت مخالفوں کی مختلف تحریرات کو جمع کر کے مقابلہ کیا جاوے۔ تو عجیب اختلاف نظر آتا ہے۔

ایک گروہ وہ ہے جو اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس کا مفہوم کسی زمانہ کے لئے صادق تھا اب نہیں رہا۔ چنانچہ اسی گروہ کے کسی مُلّان نے ایک رسالہ قطع وتین لکھکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ آیت صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے صادق تھی۔ اب نعوذ باللہ فضول ہے۔ اسی گروہ میں سے دہلی کا ایک مُنہ زور ایڈیٹر اخبار بھی ہے۔ جس نے حضرت صاحب کی مخالفت میں اسی آیت سے اپنی صداقت کا استدلال کرنے کی مخالفت میں یہاں تک لکھدیا کہ یہ استدلال ہی درست نہیں۔ میں نے اس شخص کے لغویات کا جواب اسے مناسب موقع پر خاطر خواہ دیدیا ہے اس وجہ سے اس جگہ اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس گروہ کے مقابلہ میں ایک دوسرا گروہ بھی ہے جس نے حضرت صاحب کی صداقت کی آزمائش کے لئے اس آیت کو پیش کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی اپنی اس استدلال کے باوجود کچھ فائدہ حاصل نہیں کیا۔ ان میں سے پہلا شخص مولوی محمد جعفر تھانیسری متوفی مولف تائید آسمانی تھا اور دوسرا سعد اللہ لُدھیانوی۔ اِن کے علاوہ اور بھی کئی مولوی اس قسم کے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ لیکن اس وقت ہمیں صرف سعد اللہ کی نسبت بحث کرنی ہے۔ جس کی موت کی بابت بدر مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء میں احباب حالات پڑھ چکے ہیں اور جو اس بارہ میں قطع وتین حضرت صاحب کی صداقت کے لئے خود اپنی تصانیف میں پیش کر چکا ہے۔ چنانچہ شہاب ثاقب بر مسیح کاذب" مطبوعہ مطبع ضیاکاری لُدھیانہ کے صفحہ ۲۴ پر وہ لکھتا ہے۔

اخذ یمین وقطع وتین است بہر تو۔ بیرونقی سلسلہائے مزدوری۔ اکنون باصلاح شمانامش ابتلاء است۔ اخسر شوی بحشر و باہیں دار خاسری۔ اور پھر اس پر حاشیہ اس طرح سے نثر میں چڑھایا ہے" مرزا کے حق میں ہے۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل الآیتہ۔ اور اس بیرونقی کی شکائیت پردہ میں ہو بھی رہی ہے چنانچہ بعض مُرید کہتے ہیں یہ زمانہ ابتلاء ہے بزرگوں پر آیا ہی کرتا ہے" پھر ایک اور شعر لکھتا ہے"

"تو جہاں جائیگا ذلّت پائیگا اور ہوگا ابھی ہے انکار کیا"

غرض اس آیت سے استدلال کرنے میں اس شخص کا مسلک دوسروں سے علیحدہ تھا۔ لیکن عبرتناک نمونہ ہے کہ ضد و عناد نے اس کو ذرا موقع نہ دیا۔ کہ سوچتا اور سمجھتا۔ قبولیت و کامیابی کے ہزار ہا نشانات اُس نے دیکھے اور کچھ فائدہ نہ اُٹھایا۔

اب نہائیت ہی غور طلب یہ بات ہے کہ اس کی آرزو کیا تھی۔ جو وہ حسرت کے ساتھ اپنے دل میں لے گیا اور ولی اللہ کے مقابلہ کرنے کی وجہ سے نامراد مرا۔ چنانچہ اسے مذکورہ بالا رسالہ میں "مناجات بقاضی الحاجات" کی سرخی سے مفصلہ ذیل اشعار لکھے ہیں۔

جگر گوشہا دادی اے بے نیاز ۔ زلے چند از انہا گرفتی تو باز
دل من بہ نعم البدل شاد کن ۔ بلطف از غم و غصہ آزاد کن
ز ازدواج و اولادم آئے ذوالمنن ۔ بود ہر یکے قرۃ العین من

بفضارت بود حزب اہل تقی ۔ من نبدہ آں حزب را پیشوا
براہ تو از صدق پوپاں روند ۔ ہمہ باقیٔ صالح من شوند
جگر پارہائے کہ رفتند پیش ۔ زمہجور ئے شان دلم ریش ریش الخ

اِن مذکورہ بالا الفاظ پر کچھ زیادہ لکھنے کی چنداں ضرورت نہین ہی۔ اوس کی آرزو اور دلی جذبات کا اون سے پورا ہونا اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ تحریر ۱۳۰۸ھ کی ہے اِس سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ جس غم واندوہ کا نقشہ اس نے اس مناجات مین کھینچا ہے اِس کے بعد سولہ برس کی دراز مدّت تک کس قدر مناجاتین کی ہون گی۔ لیکن محض اس وجہ سے کہ خدا کے برگزیدہ رسول کی مخالفت اور عناد مین بھی اُوس نے کوئی دقیقہ اُوٹھا نہیں رکھا ۔ سخت سے سخت اور ناپاک سے ناپاک الفاظ جو کوئی شخص استعمال کر سکتا ہے وہ اس ناخداترس نے حضرت علیہ السلام کی شان والا مین استعمال کئے "نظم حقانی مسمی بہ اسرار کادیانی" میں "اخنس تباہ کار اور خانہ خراب" جیسے الفاظ بھی استعمال کئے جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ خود تباہ کار اور خانہ خراب ثابت ہوا اور اِنّ شانئک هو الابتر کا فتوے اُس کے حق میں آلٰہی عدالت سے صادر ہوا جس سے باوجود مناجاتون کے بھی وہ بچ نہ سکا اور اپنی تمام آرزون کو نامرادی کے ساتھہ دل ہی میں لیگیا۔ میرا ارادہ ہے کہ اوس کی تمام تحریرات پر اسی طرح سے ریویو کر کے دکھلا دوں۔ کیا عجب ہے کوئی نیک باطن اس سے عبرت حاصل کرے اگر مجھے موقعہ ملا۔ تو اس کے پورا کرنے کی انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کرونگا۔

عبد العزیز احمدی ۔ دہلوی ۔ از گوجرانوالہ

وصیّت ۱۰۸

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب کارپرداز مصالح قبرستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(۱) مین مسمّی عبد العزیز ولد نبی بخش قوم ککے زئی سکنہ امین آباد تحصیل وضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۸ رجون ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیّت کرتا ہون اور لکھہ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیّت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اُون کا مُرید اور پیرو ہون۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے رسالہ الوصیّۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے میں اون ہدایات کا جو اوس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط کا بھی پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیّۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرّر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلّق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہون گ مین اون تمام کا ایسا ہی میرے ورثا میرے مرنے کے بعد اون تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن کے معاملہ وصیّت ہذا مین پابند رہینگے۔

(۴) اِس وقت سوائے تنخواہ سرکاری کے جو فی الحال مجھے مبلغ معہ ۱۲۷ روپیہ ماہوار ملتے ہین۔ اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے قبضہ مین نہین ہے اِس واسطے میں موجودگی آمدنی کا دسوان $\frac{1}{10}$ حصّہ مبلغ ۱۲ روپیہ ماہ بماہ دیتا رہون گا

(۵) میں اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد اگر مین کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد کے متعلّق میری یہ وصیّت ہے، کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان $\frac{1}{10}$ حصّہ صدر انجمن احمدیّہ قادیان کے سپرد کیا جاوے اور انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اِس جائیداد کو میری بقیّہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیّت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصوّر ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیّت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔ مین ایسی جائیداد کی انجمن مذکور کو اطلاع وقتاً فوقتاً دیتا رہون گا۔

(۶) مین یہہ بھی وصیّت کرتا ہون کہ میرے مرنے میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین پہونچائی جاوے۔ اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیّت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون اِن اخراجات کی متکفّل میری یہہ وصیّت کردہ جائیداد جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم یا پنجم مین کیا ہے۔ ہرگز نہین ان اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دُونگا۔ اور اگر اِن اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین یہہ وصیّت کردہ جائیداد شامل نہوگی اِن اخراجات کی متکفّل ہوگی۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور ضروری جائیز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

(۸) یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہہ وصیّت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت مین بھی میری یہہ وصیّت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلّق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کیجاوے بلکہ امانت کے طور کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

یہہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکے تو جو اخراجات متعلّق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے ورثاء کو نہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

الرّاقم

موصی عبد العزیز امین آبادی حال مقیم قادیان ضلع گورداسپور

مورخہ ۸ رجون ۱۹۰۶ء

گواہ شد

محمد سرور شاہ مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۲ رجون ۱۹۰۶ء

گواہ شد

ضیاء اللہ مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۲ رجون ۱۹۰۶ء

وصیت نمبر ۱۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ محمد علی ولد حافظ فتح الدین قوم ارائین ساکن قادیان ضلع گورداسپور ایڈیٹر و مینجر ریویو آف ریلیجز و سکریٹری انجمن احمدیہ قادیان دار الامان

۱- مین بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی رضا مندی اور خوشی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس پر عمل ہو۔

۲- مین نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع کیا ہے اور ضمیمہ رسالہ مذکور جو حضرت صاحب ممدوح نے ۶ جنوری ۱۹۰۶ء کو رسالہ ریویو آف ریلیجز مین شائع کیا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین اللہ تعالیٰ پر اور اس کے برگزیدہ رسول حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اللہ تعالیٰ کی پاک کلام اور مقدس وحی قرآن پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ایسا ہی صدق دل سے یہہ ایمان رکھتا ہون کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدون کے مطابق اس زمانہ مین جو آخری زمانہ ہے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور اون کے تمام دعاوی سچے اور منجانب اللہ ہین۔ اور مین خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین نے بچشم خود بہت سے ایسے نشانات حضرت مسیح موعود کے مشاہدہ کئے ہین۔ جو انسانی طاقت سے بہت بالاتر اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور اسلام کی صداقت پر دلائل قاطع ہین ربّ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین۔ مین یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھہ ہے۔ مین اون تمام ہدایات اور وصایا کا پابند رہون گا۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے رسالہ الوصیت یا اس کے ضمیمہ مین شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے یا آئندہ اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے شائع ہون گے یا شائع ہو چکے ہین نیز معاملہ وصیت ہذا مین میرے تمام ورثا بھی ان قواعد و ہدایات مذکورہ بالا کے پابند رہینگے۔

آج کی تاریخ جو ۶ رجون ۱۹۰۶ء ہے۔ مین یہہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد میری منقولہ یا غیر منقولہ ہو۔ جس کو صدر انجمن احمدیہ یا کوئی کمیٹی انجمن مذکور کے میرا متروکہ قرار دی۔ ایسے دو حصون پر تقسیم کیا جاوے یعنی ایک وہ جائیداد جو مین نے اس آمدنی سے پیدا کی ہے یا کرون۔ جو صدر انجمن احمدیہ یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی مفوضہ کام کے عوض مین مجھے بطور حق الخدمت اس سلسلہ یا انجمن مذکور یا اوس کی کسی شاخ یا کمیٹی کی طرف سے حاصل ہوئی ہے۔ پس ایسی کل جائیداد کو میری ذاتی جائیداد تصور نکیا جائے بلکہ اسے سلسلہ احمدیہ یا صدر انجمن احمدیہ کی جائیداد ہی سمجھا جائے اسمین میرے کسی وارث کا کوئی حق نہو گا۔ ہان اگر میری دوسری قسم کی جائیداد سے جس کا ذکر مین آگے کرتا ہون میرا کوئی قرضہ ادا نہو سکے۔ یا تجہیز یا تکفین کے اخراجات ادا نہ ہو سکین یا میری دوسری قسم کی کوئی جائیداد مطلق ثابت نہو تو ایسا قرضہ اور اخراجات مذکورہ بالا میری اس جائیداد قسم اول سے ہی ادا کئے جاوین۔ دوسری قسم جائیداد کی وہ ہوگی۔ جو مجھے کسی اور طرح سے حاصل ہو۔ یا مین نے کسی اور طرح سے پیدا کی ہو۔ اس جائیداد مین سے اول اگر کوئی قرضہ میرے ذمہ ثابت ہو تو وہ ادا کیا جاوے۔ اور ایسا ہی میری تجہیز و تکفین کے اخراجات ادا کئے جاوین۔ اس کے بعد جو کچھہ رہے اس مین سے ایک تہائی انجمن صدر احمدیہ کو دیجاوے۔ اور دو تہائی حسب حصص شرعی میرے ورثا مین تقسیم کی جاوے۔ اس کل جائیداد کے متعلق جو اول یا قسم ثانی سے صدر انجمن احمدیہ کو میری متروکہ مین سے حسب وصیت ہذا ملے انجمن مذکور کو کامل اختیار ہوگا کہ جسطرح چاہے اس کو تصرف مین لاوے نیز اس وصیت کے مطابق عمل کرنے کے لئے بھی مین صدر انجمن احمدیہ کو ہی اختیار دیتا ہون یعنی انجمن مذکور ہی اس امر کا فیصلہ کریگی کہ کونسی جائیداد میری کس قسم کی ہے۔ اور اس مین اس کی رائے قطعی ہوگی۔ نہ میرے کسی وارث کی۔ اور ایسا ہی تقسیم حصص بھی انجمن ہی کریگی۔ ہان انجمن ہذا کو اختیار ہوگا کہ اپنی طرف سے ان امور کے تصفیہ کیلئے ایک یا زیادہ اشخاص کو یا کسی کمیٹی کو مقرر کردے اور ایسا ہی میری تجہیز اور تکفین کا انتظام بھی صدر انجمن احمدیہ ہی کریگی اور جہان چاہے دفن کرے اس کا اثر وصیت ہذا کے کسی حصہ پر نہ ہوگا۔ فقط مورخہ ۶ رجون ۱۹۰۶ء

گواہ شد۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔ العبد محمد علی بقلم خود

گواہ شد۔ خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم بقلم خود ۶ رجون ۱۹۰۶ء

وصیت نمبر ۱۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ شیخ رحمت اللہ ولد شیخ عبد الکریم صاحب قوم شیخ قانونگوئی ساکن گجرات حال لاہور، شملہ کا ہون۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضا مندی سے آج بتاریخ ۲۰ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون تاکہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح الزمان مہدی دوران کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور مرید اور پیرو ہون۔ مین رسالہ الوصیۃ جو حضرت مرزا صاحب ممدوح کی جانب سے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے پڑھ لیا ہے۔ مین اون تمام ہدایات و ضوابط اور قواعد کا پابند رہون گا جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف سے یا اونکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہین یا آئندہ شائع ہون گے مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔ میری جائیداد انگلش ویر ہوس اپر مال لاہور و شملہ مین ہے اور اراضی جو اپر مال دہال روڈ لاہور پر شیخ محبوب علی مالک بمبئی ہوس سے مشترک ہے اور جس کا مین بلا شراکت غیری واحد مالک ہون نیز وے خود پیدا کردہ ہے۔ مین آج کی تاریخ اس جائیداد کے سوم حصہ کے متعلق یہہ وصیت کرتا ہون کہ میری جائیداد مذکورۃ الصدر جو اس وقت ڈیڑھ لاکھہ روپیہ کی قیمت کی ہے میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیجاوے انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے۔ یا وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے اور وصیت کردہ جائیداد سے فائدہ اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصوّر ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ میری وصیت کردہ جائیداد کی اگر قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔ مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ سے تا انتقال دے مین کوئی اور جائیداد پیدا کرون۔ تو ایسی ہر جائیداد پیدا کردہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔

مین وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین انتقال نہ کرون تو بپابندی قواعد انجمن احمدیہ قادیان میری نعش دار الامان مین پہونچا کر مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

العبد ـ رحمت اللہ بقلم خود

گواہ شد ـ نور الدین قادیان ضلع گورداسپور

گواہ شد ـ محمد علی قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء ۲۹۳ محمد سلطان صاحب عا/
۱۳ 〃 〃 〃 ۲۷۷ خواب الدین صاحب ے/
۱۳ 〃 〃 〃 ۱۴۴۵ غلام امام صاحب ے/
۱۳ 〃 〃 〃 ۱۳۳ غلام رسول صاحب ے/
۱۳ 〃 〃 〃 ۱۳۵۵ مرزا عبد الرحمن صاحب ے/
۱۳ 〃 〃 〃 ۲۵۰ سرفراز حسین صاحب ے/
۱۳ 〃 〃 〃 ۲۴۳ محمد احسن صاحب ے/
۱۳ 〃 〃 〃 ۲۵۷ عنایت اللہ صاحب عه/
۱۳ 〃 〃 〃 ۱۴۵۲ امام الدین صاحب ے/
۱۳ 〃 〃 〃 ۱۴۱ محمد علی خان صاحب ے/
۱۳ 〃 〃 〃 ۱۴۵۹ حاجی محمد صاحب عه/
۱۳ 〃 〃 〃 ۱۴۵۵ علیم الدین صاحب ے/
۱۳ 〃 〃 〃 ۱۱۱ عطاء الٰہی صاحب ے/
۱۳ 〃 〃 〃 ۱۳۲۴ محمد حسین خان صاحب ے/
۱۵ 〃 〃 〃 ۲۲۸ حکیم فضل دین صاحب ے/
۱۵ 〃 〃 〃 سید کاظم علی صاحب عه/
۱۵ 〃 〃 〃 ۱۲۵۷ محمود علی ایب علم عا/
۱۶ 〃 〃 〃 ۱۳۴۲ شیخ مہندی صاحب ے/
۱۶ 〃 〃 〃 ۱۴۹ محمد سرفراز خان صاحب ے/
۱۶ 〃 〃 〃 ۱۱۸ فضل الٰہی صاحب عا/
۱۶ 〃 〃 〃 ۱۴۶۰ حکیم ناظم حسین صاحب ے/
۱۷ 〃 〃 〃 ۱۴۶۱ جہانگیر خان صاحب ے/
۱۷ 〃 〃 〃 ۱۶۷ اکرم الٰہی صاحب ے/
۱۷ 〃 〃 〃 ۱۳۵۳ محمد سلیمان صاحب عه/
۱۷ 〃 〃 〃 ۲۹۶ منشی فیروز علی صاحب ے/
۱۷ 〃 〃 〃 ۱۳۹۵ پیر محمد صاحب عا/
۱۸ 〃 〃 〃 ۱۴۶ مولوی بوٹے خان صاحب عا/
۱۸ 〃 〃 〃 ۹۲ فخر الدین صاحب ے/
۱۸ 〃 〃 〃 ۱۴۶۶ سید ارادت حسین صاحب ے/
۱۸ 〃 〃 〃 ۱۴۶۷ غلام محمد صاحب عه/
۱۸ 〃 〃 〃 ۲۵۷ عنایت اللہ صاحب عه/
۱۸ 〃 〃 〃 ۱۳۷۵ محمد الدین صاحب عا/
۱۸ 〃 〃 〃 ۱۳۷۴ رحیم بخش صاحب عا/
۱۹ 〃 〃 〃 ۱۴۶۸ راجہ شیر محمد صاحب ے/
۱۹ 〃 〃 〃 ۱۴۷۲ قادر بخش صاحب عا/

۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء ۱۴۱۳ کرم الٰہی صاحب ے/
۱۹ 〃 〃 〃 ۵۵ محمد منظور الٰہی صاحب ے/
۱۹ 〃 〃 〃 ۱۳۷۱ عبد الکریم صاحب ے/
۱۹ 〃 〃 〃 ۱۵۷ محمد عمر خان صاحب ے/
۱۹ 〃 〃 〃 ۱۴۷۳ بابو نظام الدین صاحب ے/
۱۹ 〃 〃 〃 ۱۴۷۷ مراد بخش صاحب ے/
۲۱ 〃 〃 〃 ۱۴۷۶ سید الدین صاحب عا/
۲۱ 〃 〃 〃 ۲۸۰ بابو نبی بخش صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۹۸ حاکم علی صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۷۸۶ کلن خان صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۱۹ محمد بن فضل صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۴۷۷ طہور علی بیگ صاحب عا/
۲۲ 〃 〃 〃 ۹۸۳ محمد یوسف صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۱۴۷۷ اقبال الدین صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۷۹۳ فضل دین صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۵۸۶ محمد دین صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۶۹ الٰہی بخش صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۱۳۹۶ محمد حسین صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۹۸۵ ہدایت اللہ صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۷۴۷ محمد بخش صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۱۴۲ محمد بخش صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۲۴۷ ملک مولا بخش صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۸۲۳ نور الدین صاحب عه/
۲۲ 〃 〃 〃 ۹۵۴ عبد الرشید خان صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۸۴۷ نور احمد صاحب عه/
۲۲ 〃 〃 〃 ۹۶۳ سید عبد الرحمان صاحب عه/
۲۲ 〃 〃 〃 ۹۹۶ احمد علی صاحب عا/
۲۲ 〃 〃 〃 ۸۲۳ عبد الرحمن صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۴۴۷ نور الدین صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۸۵۷ بہادر علی صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۱۴۷۷ شاہ الدین صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۱۸۰ علی بخش صاحب عا/
۲۲ 〃 〃 〃 ۱۴۷۹ نادر علی شاہ صاحب ے/
۲۲ 〃 〃 〃 ۹۱۲ خدا بخش صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۳۵۲ سردار محمد عجب خان صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۴۵۲ عطا محمد صاحب عا/
۲۳ 〃 〃 〃 ۵۳۵ ودھا دیخان صاحب عه/

۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء ۱۴۲۷ محمد حسین صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۶۵ محمد مقبول صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۸۲۴ محبوب عالم صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۱۳۱۳ نذر علی صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۱۱۵ ظفر حسین صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۲۹۴ عبد الواحد خان صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۱۳۶ عبد اللہ صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۸۰۵ محمد حسین صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۱۳۵ سید محمد حسین شاہ صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۱۴۵ حکیم خادم علی صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۳۴۲ حافظ محمد صاحب للعه/
۲۳ 〃 〃 〃 ۵۵۲ میر اکبر صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۵۵ فضل کریم صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۲۶ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۲۵۵ سردار احمد صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۱۸ محمد دین صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 〃 ۲۴۵ سردار علی شاہ صاحب ے/
۲۴ 〃 〃 〃 ۱۴۸۲ مولوی محمد علی صاحب ے/
۲۴ 〃 〃 〃 ۸۰۳ گلاب خان صاحب ے/
۲۴ 〃 〃 〃 ۸۵۸ ملک محمد صاحب ے/
۲۴ 〃 〃 〃 ۵۴۷ محمد گلاب خان صاحب ے/
۲۴ 〃 〃 〃 ۵۹۷ خدا بخش صاحب ے/
۲۴ 〃 〃 〃 ۵۹۲ سید اسد اللہ شاہ صاحب ے/
۲۴ 〃 〃 〃 ۱۳۲۰ مولوی فضل حق صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۸۲۵ فرمان علی صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۶۷۵ عبد العزیز صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۵۴۹ مولا بخش صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۲۲۵ عبد الکریم صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 عبد العزیز صاحب بابت غلام محمد صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۶۷۷ محمد عبد الواحد صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۵۱۰ محمد دین صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۱۴۸۱ بابو نظام الدین صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۶۸۶ چودہری نظام الدین صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۵۹۳ عبد الرحمان صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۵۶ شیخ نیاز احمد صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۵۹۱ صالح محمد صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۶۸۰ غلام حسن صاحب ے/

۲۵ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء ۴۰۵ فتح محمد خان صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۱۵۰ غلام احمد صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 〃 ۶۶۶ غلام رسول صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۶۷۲ محمد شفیع صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۱۴۸۷ محمد یحییٰ و محمد یعقوب صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۸۶۴ مہر علی صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۶۰۲ عبد العظیم صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۱۴۸۳ احمد شیر خان صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۶۰۲ امیر محمد صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۸۵۴ مولوی جان محمد صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۱۴۶۰ مراد علی صاحب عا/
۲۸ 〃 〃 〃 ۱۴۸۷ عبد الحق صاحب عا/
۲۸ 〃 〃 〃 ۶۴۵ عمر الدین صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۲۴۴ فضل الٰہی صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۹۷۶ برکت علی صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۱۴۸۶ فیض علی صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۷۲۸ مہر الدین عمر الدین صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۵۷۱ سردار محمد ایوب صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۷۶۹ ولی محمد صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۹۵۷ محمد اشتاق صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۱۴۲۳ رسول بخش صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۸۸۶ ڈاکٹر علیم الدین صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۵۲۳ چودہری حسین بخش صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۱۳۱ محمد جعفر خان صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 〃 ۱۲۶۳ چراغ الدین صاحب ۵/
۲۸ 〃 〃 〃 ۲۸۸ ماسٹر شیر محمد صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۱۵۸ شیخ مولا بخش صاحب عه/
۲۹ 〃 〃 〃 ۲۵۱ غلام حیدر صاحب عا/
۲۹ 〃 〃 〃 ۱۴۶ میاں اعظم صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۵۳۶ چودہری ملا صاحب عه/
۲۹ 〃 〃 〃 ۹۴۹ غلام محمد صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۵۸۳ سید عظیم الدین صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۶۱۵ عبد الخالق صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۱۰۳۵ محمد فاضل صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۷۰۸ نور الحسن صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۸۰ اسید عبد الرحیم صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۷۶۷ حافظ عبد الکریم صاحب ے/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

تمام احمدی بھائیوں کی خاص توجہ کے قابل ۔ یہہ موقعہ پھر شاید ہی ملے

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجۃ کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید ۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں ۔ اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے ۔ نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے یہہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس ۲۵ سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے افسوس ہے اگر ہر احمدی بھائی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو ۔ صرف آپ کے لحاظ قیمت میں تخفیف ہے۔	خریداران بدر سے للعہ ۔ غیر خریداروں سے ۵ر ۔ مجلد کی ۱۲ر زیادہ
درثمین " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی ۔ اس کے دو سو صفحے ہیں ۔ یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقعہ ہے ۔	بے جلد ـ ۔ مجلد ـ
لغات القرآن ہر دو حصہ	ایک کالم میں عربی اور ایک کالم میں اردو ۔ تصنیف سید عبدالحی عرب کی ۔ پسندیدہ حضرت اقدس	۶ر
بابا نانک کا مسلمان ہونا	یہ دونوں کتابیں نئی اور قابل دید ہیں ۔ اور خاتمین پر بحث ۔ ضرور منگائیے	۰ر
عیسائی مذہب اور اس کی حقیقت		۰ر
استخلاف ۔ مصنفہ اکمل آف گولیکی	مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی طرز پر قرآنی آیات سے شیعہ کے تمام اعتراضات کا جواب دیا ہے نہایت مدلل	۳ر
نورالدین ۔ از علامۂ دوران حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب	دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۰ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب ۔ مصنفہ حضرت اقدس	حضور کا لاہور والا لیکچر ۔ جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں ہے ضرور [illegible]	۲ر
الوصیۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں کی ہیں ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو۔	۲ر
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود و عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید کتاب ہے۔	۸ر

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنھوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے ۔ نورالدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ ۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں ۔ جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں ۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے ۔ اسواسطے میں بخوشی ان کی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے ۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط و کتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان ۔ صالح ۔ خوش رو اور خوشخو عالم احمدی ہیں آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہیں اور آپ کی دنیاوی حیثیت بھی اچھی رئیسانہ ہے ۔ قوم وینس ہے اور قریشیوں سے آپ کی رشتہ داریاں ہوتی رہیں آپ نکاح کے خواہش مند ہیں جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماویں وہ مجھ سے خط و کتابت فرماویں ۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہیں اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں ۔ بڑا ہی مبارک ہوگا ۔ وہ خاندان جو اس سلسلۂ اخوۃ میں پیشقدمی کریگا انشاء اللہ

نیاز مند اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دل چسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار یہی ہے ۔ دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔ مینجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی و درثمین قیمت جلد ۲ ہے لیکن خریدار دکھ کو ایک روپیہ کی رعایت ہو سکیگی ۔